بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم سہ شنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۸ اخاء ۱۳۴۵ھش ۲ رجب ۱۳۸۶ھ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۴۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ یقین کرکے کہ شاید ابھی موت آجائے مرنے کے واسطے تیار رہنا چاہیے

جب اس تیاری کی فکر دامنگیر رہے تو انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلقات بڑھاتا ہے

"موت آنے والی ہے اس سے کسی کو چارہ نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ اس پیالہ کے پینے سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ خدا تعالیٰ کے تمام برگزیدہ بندوں اور انبیاء و رسل کو بھی اس راہ سے گذرنا پڑا تو اور کون ہے جو بچ جاوے۔ حکیم اور فلاسفر جو سخت دل ہوتے ہیں ان کو بھی یہ بات سوجھ گئی ہے اور انہوں نے اعتراف کیا بلکہ موت کو ضروری سمجھا ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ زمین تو ربع مسکون ہے اور اس میں بہت ہی تھوڑا حصہ آباد ہے۔ اگر وہ تمام لوگ جو ابتدائے آفرینش سے پیدا ہوئے اب تک زندہ رہتے تو ان کے رہنے کو کوئی جگہ اور مقام نہ ملتا۔ یہاں تک کہ وہ کھڑے بھی نہ ہوسکتے۔ پس اس قدر کثرت خود چاہتی ہے کہ موت ہو تا کہ پہلے چلے جاویں تو دوسروں کے لئے جگہ ہو۔ موت کو یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہر انسان بالکل گم ہوجاتا ہے نہیں بلکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کوٹھڑی سے نکل کر دوسری کوٹھڑی میں چلا جاتا ہے۔ اس کی حقیقت کسی قدر خواب سے سمجھ میں آ سکتی ہے کیونکہ خواب بھی گویا ہمشیرہ موت ہے۔ خواب میں بھی ایک قسم کا قبض روح ہی ہوتا ہے۔ دوسروں کے خیال میں جو سونے والے کے پاس بیٹھے ہیں وہ بالکل بے خبری اور محویت کے عالم میں ہے۔ لیکن خواب دیکھنے والا معاً دوسرے عالم میں ہوتا ہے اور وہ سیاحت کر رہا ہوتا ہے۔ اب بظاہر اس کے حواس اور قویٰ سب معطل ہوتے ہیں۔ لیکن سونے والا اور خواب دیکھنے والا خوب جانتا ہے کہ اس کے حواس اور قویٰ سب کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح پر مرنے والا موت کے بعد اپنے آپ کو معاً دوسرے عالم میں دیکھتا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ جب موت آجاتی ہے تو وہ شخص جس نے اپنی عمر عزیز کو دنیا کے حصول میں ہی ضائع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کیا تھا۔ وہ چونکہ ابھی بہت سے کاموں کو ناتمام اور ادھورا پاتا ہے۔ اس لئے اس پر حسرت اور افسوس کا استیلاء ہوجاتا ہے اور وہ موت اسے تلخ گھونٹ معلوم ہوتی ہے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ انسان دلبستگی پیدا نہ کرے اور اپنے اوقات کو ضائع نہ کرے۔ ہر لحظہ کو غنیمت سمجھ کر اور یہ یقین کرکے کہ شاید ابھی موت آجاوے مرنے کے واسطے تیار رہنا چاہیئے۔ جب اس تیاری کی فکر دامنگیر رہے گی تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان اپنے تعلقات کو بڑھائے گا اور اس دوسرے جہان میں آرام پانے کا خیال لگے گا۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۴۵ تا ۴۹)

اخبار احمدیہ

۰ — ربوہ ۱۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

---

۰ — ربوہ ۱۷ اکتوبر۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اپنی بیگم صاحبہ کا اپریشن کرانے کے لئے کل انہیں لاہور لے گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے۔ اور انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

---

۰ — کچھ عرصہ سے نائیجیریا میں حالات معمول پر نہیں ہیں۔ اس لئے احباب وہاں کی جماعتوں، مبلغین اور کارکنان سلسلہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

---

۰ — ربوہ — اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا کے برادر اصغر مکرم سید نسیم احمد شاہ صاحب کو مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۶ء پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حضرت حافظ سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب نیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ کی نواسی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

---

۰ — مکرم شیر احمد خان صاحب درویش قادیان کی اہلیہ صاحبہ دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔ باوجود علاج کے کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ جس سے پریشانی بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب آج شام ربوہ تشریف لا رہے ہیں

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب انشاء اللہ العزیز آج ۱۷ اکتوبر کی شام کو بذریعہ کار ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ معین وقت کی اطلاع بعد میں کر دی جائے گی۔ بس کے اڈہ پر دوست ان کے استقبال کے لئے تشریف لائیں۔

(ناظر خدمت درویشاں)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ر نومبر ۱۹۶۶ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی
عظیم الشان پیشگوئی

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیۃ کو مشتہر کرنے کے لئے بھی خاص اہتمام فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے۔ وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں۔ اور دعا میں لگے رہیں واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الراقم خاکسار المفتقر الی اللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ وایّد
۲۰ر دسمبر ۱۹۰۵ء"

اس سے واضح ہے کہ آپ کی خواہش بھی یہی تھی کہ "قدرت ثانیہ" آپ کی وفات کے بعد فوری طور پر ظاہر ہو تاکہ جماعت ابتلا میں گرفتار نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اس امر کو محض اپنی خواہش تک نہیں چھوڑا بلکہ جماعت کو قدرت ثانیہ کے جلد از جلد ظہور کے لئے "دعاؤں" کے لئے ہدایت فرمائی اور ساتھ ہی یہ اہتمام بھی فرمایا کہ ہر احمدی تک یہ رسالہ پہنچ جائے تاکہ وہ ابھی سے اس دعا میں مصروف ہو جائے۔

یہ ایک نہایت عظیم نشان ہے کہ آپ کی اور آپ کی خواہش کے مطابق کی گئی دعاؤں کا پورا پورا اثر ہوا اور فی الواقعہ آپ کا ابھی جنازہ دفن بھی نہیں کیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ان لوگوں کے ہاتھ سے "خلافت" کا قیام فرمایا جو بعد میں ادارہ خلافت سے ہی منکر ہو گئے۔ یہ عظیم الشان نشان درخشان ہے کہ ان لوگوں نے الٰہی تصرف سے الوصیت کا اس بارے میں وہی مفہوم لیا جو صحیح مفہوم ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے انتخاب پر الوصیت کا ہی حوالہ بھی دیا۔

جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کا جو اتنا درخشاں معجزہ ظہور پذیر ہو چکا ہے حیرانی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کا دعوے کرنے والا کوئی غیرت مند انسان اس سے کس طرح آنکھیں بند کر کے بعض متشابہات کو لے کر الوصیت کے حقیقی مفہوم کو غتر بود کر سکتا ہے۔

اب یہ دوست جن الفاظ سے مغالطہ دینے کی کوشش کرتے ہیں وہ بھی ملاحظہ فرمائیے وہ الفاظ یہ ہیں:۔

"اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔" (ایضاً)

ان الفاظ کے ساتھ وہ حاشیہ بھی ملاحظہ ہو جس سے مغالطہ انگیز استدلال کیا جاتا ہے حالانکہ اسی حاشیہ میں ایک ایسے انسان کے کھڑے ہونے کی پیشگوئی موجود ہے جو آپ کا خلیفہ ہی ہو سکتا ہے۔ یہ حاشیہ حسب ذیل ہے۔

"ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے۔ یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ"

(الوصیۃ صفحہ ۸)

اس حاشیہ کا پہلا حصہ اوپر دیئے گئے متن کی وضاحت ہے۔ حیرانی ہے کہ بعض انہی لوگوں نے اس بات کو اب اصل سمجھ کر جماعت میں نازعات پیدا کر رکھے ہیں۔ حالانکہ وہ خود بھی اس طرح اس پر عمل نہیں کرتے۔ جس طرح وہ اس کو پیش کر کے خلافت کی مخالفت کرتے ہیں۔ پھر خود ان لوگوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا امیر تسلیم کرنے کے لئے جو شرائط پیش کی تھیں۔ ان میں آپ کو امیر تسلیم کر لینے کے لئے یہ خاص وجہ بھی بتائی تھی کہ چونکہ آپ کو چالیس مومنوں نے تسلیم کر لیا ہے۔ اس لئے اس کو ساری جماعت کا امیر تسلیم کر لیا جاوے۔ گویا انہوں نے اس متن اور اس پر حاشیہ کے متعلقہ حصہ کی یہی توجیہہ کی تھی کہ جس پر چالیس مومن اتفاق کر لیں۔ وہ تمام جماعت کا امیر ہو سکتا ہے۔ جس کے یہی معنے ہیں کہ جب ایک شخص ساری جماعت کا امیر مان لیا جاوے تو جگہ بہ جگہ مومنوں کے اتفاق سے بیعت لینے والوں کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ چنانچہ جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے۔ اب خود یہ لوگ بھی اس پر عمل نہیں کر رہے۔ پھر یہ بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ اس سے جمہوریت کا اصول کس طرح برآمد ہوتا ہے۔ جس پر یہ لوگ آج کل زور دے رہے ہیں۔ یا تو یہ لوگ اس اصول پر لفظاً بلفظہٖ عمل کر کے خود دکھائیں ورنہ ان کو مان لینا چاہئے کہ اگر اس سے عام امارت کا اصول پیدا ہوتا ہے۔ تو یہ خلافت کے بھی منافی نہیں ہو سکتا۔ جس کی متن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرت ثانیہ کی وضاحت سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت سے مماثلت دے کر وضاحت کی ہے۔ اور جس کے جلد از جلد ظہور کے لئے آپ نے احمدی احباب کو اپنی وفات سے ڈھائی سال پہلے سے دعائیں کرتے رہنے کے لئے ہدایت فرمائی تھی۔ پھر جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ اس حاشیہ کا دوسرا حصہ جس میں ایک عظیم شخصیت کے جو آپ ہی کی ذریت سے ہوگا کھڑا ہونے کی پیشگوئی ایسی بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ کے بعد خلافت قائم ہوگی اور یہ عظیم شخص آپ کا خلیفہ ہی ہوگا۔ (باقی)

اجتماع اطفال الاحمدیہ پر نمائش کا انتظام

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر کو خدام الاحمدیہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ ایک نہایت دلچسپ نمائش کا بھی انتظام کیا جائے گا جس میں مختلف تعلیمی۔ تربیتی چارٹس تصاویر اور ہاتھ کے کام کے نمونے پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اجتماع میں شریک ہونے والے بچوں اور مجالس اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اس نمائش میں پیش کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی چیز ضرور ساتھ لائیں۔ بہترین پیشکش کرنے والوں کو خاص انعامات بھی دیئے جائیں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے خاوند مکرم عبد السمیع صاحب آف کویت پاکستان واپس آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہاں سے بعدہ معہ اہل و عیال فریضہ حج ادا کرنے کا ارادہ ہے۔ ان کی طبیعت ان دنوں ناساز ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کماحقہ فریضہ حج ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسارہ اہلیہ عبد السمیع صاحب باسط منزل محلہ دار الرحمت شرقی ب

اجتماع میں شامل ہونے والے خدام ۲۱ اکتوبر بروز جمعہ ۸ بجے صبح ہی اپنے رجسٹریشن ٹکٹ حاصل کر لیں۔ منتظم (دفتر بیرونیت)

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اُٹھتے جاتے ہیں ٭ کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی

ہر انسان نے بہرحال مرنا ہے مگر ترقی کرنیوالی جماعتیں کبھی کوئی خلا پیدا نہیں ہونے دیتیں

جماعت کے نوجوان اپنے قلوب میں خدمتِ دین کا ولولہ پیدا کریں اور مرنیوالوں کی جگہ لینے کیلئے تیاری کریں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نوّر اللہ مرقدہ)

(۱)

۱۹۵۹ء میں محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر جماعت احمدیہ کراچی کی وفات پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مضمون رقم فرمایا جس میں آپ نے جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

"یہ زندگی عارضی ہے اور ہر انسان نے بہرحال جلد یا بدیر مرنا ہے مگر ترقی کرنے والی جماعتوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ جب ان میں سے کوئی فرد وفات پاتا ہے تو وہ اس کی وفات کی وجہ سے جماعت میں کسی قسم کا خلا نہیں پیدا ہونے دیتیں بلکہ اگر ایک شخص مرتا ہے تو اس کی جگہ لینے کے لئے (نام کی جگہ نہیں بلکہ حقیقی قائمقامی کے لئے) دس کام کے آدمی پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس جماعت کا اس موقعہ پر اوّلین فرض ہے کہ وہ اس ترقی کے مقام میں ہرگز کمی نہ آنے دیں جس پر وہ اِس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہنچ چکی ہے۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ دینی جماعتوں کی ترقی کی بنیاد ایمان اور عمل صالح کے بعد اصولاً چار باتوں پر ہوتی ہے یعنی اوّل اخلاص دوسرے قُربانی تیسرے تنظیم اور چوتھے اتحاد۔ جماعتوں کی زندگی میں سکون بالکل نہیں ہوا کرتا بلکہ یا تو وہ ترقی کرتی ہیں اور یا گر جاتی ہیں۔ جو جماعت ان چار باتوں میں ترقی نہیں کرتی وہ سمجھ لے کہ وہ خواہ محسوس کرے یا نہ کرے وہ یقیناً گر رہی ہے اور اگر خدانخواستہ وہ نہ سنبھلی تو اس کا تنزّل عنقریب نمایاں ہو کر ظاہر ہو جائے گا جس سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیئے۔

ایک اور بات جو جماعت کو یاد رکھنی چاہیئے وہ مستورات اور اولاد سے تعلق رکھتی ہے۔ اگر کوئی جماعت اپنی مستورات کی تربیت کا خیال نہیں رکھتی اور اپنی آئندہ نسل کی تربیت سے بھی غافل ہے تو وہ جان لے کہ وہ خود اپنی موت کو قریب لا رہی ہے جو اسے اگلی نسل میں یقیناً آ دبوچے گی۔ پس میری نصیحت یہی ہے کہ دوست جماعتی ترقی کی اس چار دیواری کو مضبوطی کے ساتھ برقرار رکھیں یعنی اخلاص اور قربانی اور تنظیم اور اتحاد کے اعلےٰ مقام پر قائم رہیں اور پھر اپنی ترقی کو دائمی بنانے کے لئے اگلی نسل کی فکر بھی کریں جس کے لئے مستورات اور نوجوانوں کی تنظیم اور تربیت کی طرف خاص توجہ ضروری ہے بلکہ مستورات کی تربیت کا تعلق تو صرف اگلی نسل کے ساتھ ہی نہیں بلکہ موجودہ نسل کے آدھے دھڑ کے ساتھ بھی ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب کے ساتھ ہو اور ان کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔"

(۲)

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر حضرت میاں صاحب نے مندرجہ بالا شعر کو زیب عنوان بناتے ہوئے تحریر فرمایا۔

"کل جب مجھے چوہدری صاحب مرحوم کے جنازہ کی نماز پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی تو مجھے بعض خیالات کے غیر معمولی ہجوم کی وجہ سے نماز پڑھانی مشکل ہوگئی اور میں بڑی کوشش سے طبیعت پر زور دے کر مسنون دعائیں پڑھ سکا۔ کیونکہ بار بار یہ خیال آتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحبت یافتہ لوگ گزرتے جاتے ہیں مگر ان کی جگہ لینے نئے آدمی اس رفتار سے تیار نہیں ہو رہے جیسا کہ ہونے چاہئیں اور پھر جو نئے لوگ تیار ہو رہے ہیں وہ عموماً اس للّٰہیت اور اس جذبۂ خدمت کے مالک نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ بے شک بعض بہت قابلِ رشک نوجوان بھی پیدا ہو رہے ہیں مگر کثرت و قلّت کا فرق اتنا ظاہر و عیاں ہے کہ کوئی سمجھدار شخص اس فرق کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

بہرحال میرے دل و دماغ پر اس خیال نے اتنا غلبہ پایا کہ بعض اوقات میں نماز جنازہ میں مسنون دُعاؤں کو بھول کر اس دُعا میں لگ جاتا تھا کہ خدایا تیری مُمیت والی صفت جب زندوں کو مار رہی ہے تو اپنے فضل و کرم سے اپنی محی والی صفت کے ماتحت مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے ہمیں ساتھ ساتھ زندہ وجود بھی پیدا کرتا چلا جا تاکہ جماعت میں کسی قسم کا خلا یا کمزوری نہ آنے پائے اور اس کا قدم ہر آن ترقی کی طرف اُٹھتا چلا جائے۔ جنازہ کے دوران میں بلکہ تجہیز و تدفین کے دوران میں بھی میرا قریباً سارا وقت اسی فکر اور اسی دعا میں گزرا۔ چنانچہ جو شعر اس نوٹ کے عنوان میں درج کیا گیا ہے وہ بھی

اصولی طور پر اسی لطیف مضمون کا حامل ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جو لوگ اکٹھے بیٹھ کر شراب طہور پیا کرتے اور مجلس جمایا کرتے تھے وہ اب ایک ایک کرکے اُٹھتے جاتے ہیں اور پُرانی مجلس سُونی ہوتی جارہی ہے۔ اب اس کا ایک ہی علاج ہے کہ اس مجلس میں بیٹھنے والوں کو کوئی ایسا آبِ حیات مِل جائے جو ان پر موت کا دروازہ بند کردے اور اس طرح یہ پاکیزہ مجلس ہمیشہ گرم رہے۔

مَیں انہی خیالات میں سرگرداں تھا کہ میرے دل کی گہرائیوں سے یہ آواز اٹھی کہ اسلام نے یہ آبِ حیات بھی مہیّا کیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

لاتحسبنّ الذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ امواتًا بل احیاءٌ عند ربّھم یُرزقون۔ "یعنی جو لوگ خدا کے رستہ میں زندگی گزارتے ہوئے فوت ہوں اور قربانی کی موت حاصل کریں ان کو ہرگز فوت شُدہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں (اور ہمیشہ زندہ رہیں گے) اور ان کی زندگی کی علامت یہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی خدا کی طرف سے ان کو رزق مہیّا کیا جاتا ہے جو انسانی زندگی کے بقاء اور نشوونما کا موجب ہے۔"

اس لطیف آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ شہداء کی زندگی نہ صرف اپنی ذات میں کبھی ختم نہیں ہوتی بلکہ ہر شہید کی موت بہت سے دوسرے لوگوں کی زندگی کا باعث بن جاتی اور جماعت کی غیر معمولی ترقی کا موجب ہوتی ہے۔ اور جاننا چاہیئے کہ جیسا کہ قرآن و حدیث میں صریح اشارات پائے جاتے ہیں کہ شہید سے صرف وہی شخص مُراد نہیں جو کسی دینی لڑائی میں مارا جائے بلکہ ہر وہ شخص بھی شہیدوں میں داخل ہے جو (۱) خدمتِ دین میں زندگی گزارتا ہؤا فوت ہو (۲) اور اس کا نمونہ بھی ایسا ہو کہ دوسروں کے لئے ترغیب و تحریص اور اِقوام فی الدین کا موجب بن جائے۔

مجھے حافظ شیرازی کا یہ شعر بہت پسند ہے کہ ؎

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

پس میں جماعت کے نوجوانوں کو بڑے دردِ دل کے ساتھ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے تیاری کریں اور اپنے دِل میں ایسا عشق اور خدمتِ دین کا ایسا ولولہ پیدا کریں کہ نہ صرف جماعت میں کوئی خلاء نہ پیدا ہو بلکہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے طفیل جماعت کی آخرت اس کی اُولیٰ سے بھی بہتر ہو۔ یقیناً اگر ہمارے نوجوان ہمّت کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مقصد کا حصول ہرگز بعید نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا کا یہ وعدہ ہے جو حضورؑ نے ان شاندار لفظوں میں بیان فرمایا ہے کہ:۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بارہا خبر دی ہے . . . کہ میرے فرقہ کے لوگ

اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نُور اور اپنے دلائل کی روشنی سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے اور ہر اک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھُولے گا اور پھلے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔"

خدا کرے کہ ہم اور ہماری اولادیں اس عظیم الشان بشارت سے حصّہ پائیں اور اسلام اور احمدیت کا جھنڈا دنیا میں بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔ یاد رکھو کہ ایسی زندگی چنداں شاندار نہیں سمجھی جاسکتی کہ انسان ایک بُلبلہ کی طرح اُٹھے اور پھر بیٹھ جائے اور ساٹھ ستّر سال کی عمر میں اس کی فعّال زندگی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے بلکہ اصل شان اس میں ہے کہ انسان کی جسمانی موت کے بعد بھی اس کے آثار اس کی اولاد اور اس کے شاگردوں اور اس کے دوستوں اور اس کے عزیزوں اور اس کے علمی اور عملی کارناموں کے ذریعہ روشن جواہرات کی طرح جگمگاتے رہیں۔ قرآن نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

والباقیات الصّٰلحٰت خیرٌ عند ربّک ثوابًا وخیرٌ اَملًا۔

پس ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوّت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملّت شود پیدا

قائدین خُدام الاحمدیہ توجّہ کریں

خُدام الاحمدیہ ہال کا نام "ایوان محمود" رکھا گیا ہے

تعمیر ہال کے وعدوں کی وصولی کی طرف خاص توجّہ فرمائیں

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احباب جماعت کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوگی کہ خاکسار کی تجویز پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدام الاحمدیہ کے ہال کا نام حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کی یاد میں "ایوانِ محمود" رکھنا منظور فرما لیا ہے۔

تعمیر ہال کا کام اب آخری مرحلہ میں داخل ہونے والا ہے مگر اس وقت روپیہ کی کمی کی وجہ سے کام قریبًا بند ہے اور دیر ہو رہی ہے۔ مَیں جملہ قائدینِ اضلاع و قائدین مجالس اور دیگر عہدیداران کو اس نازک صورتِ حال کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

آپ اپنے اپنے مقام پر ان احباب کے بارہ میں پتہ کریں جنہوں نے وعدہ کرنے کے بعد ابھی تک رقوم نہیں بھجوائیں اور ان سے درخواست کریں کہ وہ اپنے وعدے فوری طور پر پورے کرکے ہماری مدد کریں۔

اس وقت تحریک Rs.۳،۱۳/- کے وعدہ کنندگان کے ذمہ قریبًا اسّی ہزار روپے کے وعدے قابلِ ادا ہیں۔ اگر یہ وعدے پورے کے پورے جلدی ادا ہو جائیں تو ہمیں کافی حد تک کام میں سہولت ہو جائے گی۔

اجتماع پر آنے سے قبل قائدین حضرات زیادہ سے زیادہ وصولی کی کوشش کریں +

تلاوت قرآن کریم کی اہمیت

مکرم ملک رفیق احمد صاحب سعید جامعہ احمدیہ ۔ ربوہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ قرآن کریم کی کثرت کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں ۔ جیسا کہ فرمایا:

یتلونه آناء اللیل و آناء النهار

کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت رات دن کرتے رہتے ہیں قرآن مجید کی تلاوت بڑی ہی بابرکت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی پڑھنا تاکید فرمائی ہے جیسا کہ فرمایا:

لا حسد الا فی اثنتین رجل آتاه الله القرآن فهو یقوم به آناء اللیل و آناء النهار۔

(مسلم باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمه)

کہ تم کسی کے پاس مال کی کثرت دیکھ کر رشک نہ کرو ۔ اور نہ ہی کسی اور چیز کی فراوانی تمہیں رشک کی طرف ترغیب دے بلکہ رشک تو اس شخص پر کرنا چاہیئے ۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت میں مصروف رہتا ہے ۔ بزرگان امت نے بھی قرآن مجید کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ۔ کہ

قرآن کریم کو بکثرت پڑھنا اور اسکی تلاوت کرنا بڑی پسندیدہ بات ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی تعریف کرتے ہوئے جس کا (بکثرت تلاوت کرنا شعار ہے) یہ الفاظ استعمال فرمائے ہیں کہ "یتلون آیات اللہ" وہ لوگ بڑے ہی اچھے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں ۔

(اتقان فی آداب تلاوۃ)

یہ قرآن کریم کا معجزہ ہے کہ ایک ایسا شخص جو قرآن کریم ناظرہ تو جانتا ہے لیکن ترجمہ سے نابلد ہے وہ بھی قرآن مجید کے پڑھنے میں ایک لذت محسوس کرتا ہے اور یہ لذت قرآن کریم سے محبت کا سبب ہوتا ہے ۔ جس کے نتیجہ میں اُس شخص کے دل میں قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی شدید خواہش پیدا ہو جاتی ہے ۔ احادیث کے مطالعہ سے ہمیں علم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عشق قرآن سے سرشار رہتے تھے ۔ اتقان میں لکھا ہے کہ :-

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ تم ایک مہینہ میں ایک بار قرآن کریم ختم کر لیا کرو ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو روایت کرتے ہیں ۔ کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں ۔ فرمایا ۔ تو دس دن میں ختم کر لیا کرو ۔ پھر انہوں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں ۔ فرمایا ۔ تو ہفتہ میں ایک بار پڑھ کر لیا کرو ۔ پھر حضور نے فرمایا کہ اس سے کم عرصہ میں ختم کرنے کی کوشش نہ کرو ۔

بعض لوگ مختلف کاموں میں اس قدر مشغول ہوتے ہیں ۔ کہ انہیں فرصت نہیں ملتی ایسے لوگوں کے لئے ایک ماہ میں قرآن مجید ختم کرنا مشکل امر ہے ان کی جائز مجبوری کی بناء پر یہ سہولت دی گئی ہے کہ وہ سال میں کم از کم دو بار قرآن مجید ختم کر لیا کریں ۔ چنانچہ حضرت حسن بن زیادہ سے ابو حنیفہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ۔ جس نے ایک سال میں دو بار قرآن کریم پڑھ لیا وہ سمجھے کہ اس نے (تلاوت قرآن پاک کے متعلق) اپنا حق ادا کر دیا ۔ کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے سال حضرت جبرئیل علیہ السلام کی معیت میں دو بار قرآن کریم ختم کیا ۔

ہم احمدیوں کی تو یہ حالت ہونی چاہیئے کہ ہمارا اوڑھنا بچھونا ہی قرآن مجید ہو ۔ ہمیں قرآن کو عزت دینی چاہیئے ۔ کیونکہ قرآن کریم کو عزت دے کر ہی ہم عزت حاصل کر سکتے ہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

"جو لوگ قرآن کو عزت دینگے
وہ آسمان پر عزت پائینگے"

پس ہم سب کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کی طرف بہت توجہ دیں ۔ اور جو احمدی قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ قرآن مجید باترجمہ سیکھیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے احکام کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کی کوشش کریں ۔ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے ۔ جو ہم سب کو دین و دنیا میں کامیاب و کامران کر سکتی ہے ۔

اور یہی وہ بابرکت کتاب ہے جو ہمیں تقویٰ کے اعلیٰ ترین مدارج تک پہنچا سکتی ہے ہمیں اس کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے ۔ اور اسکے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ مدارج تک پہنچانا چاہتی ہیں ۔ ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ"

(ازالہ اوہام ص ۸۳)

حضور ایک اور جگہ فرماتے ہیں :-

"قرآن شریف تقویٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے ۔ اور یہی اس کی علت غائی ہے اگر انسان تقویٰ اختیار نہ کرے ۔ تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہو سکتی ہیں ۔ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کر کے سعدی کہتا ہے

کلید درِ دوزخ است ایں نماز
کہ در چشم مردم گزاری دراز

(ملفوظات جلد چہارم ص ۴۹۹)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ

خیرکم من تعلم القرآن وعلمه

(بخاری)

یعنی تم میں سے بہتر وہ ہے ۔ جو خود قرآن کریم سیکھتا ہے اور پھر دوسروں کو بھی سکھاتا ہے ۔

قرآن کریم خدا تعالیٰ کی رحمت ہے ہمیں اس کو سیکھ کر دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک "وقف عارضی" کا اوّلین مقصد بھی قرآن کریم کو سیکھنا اور دوسروں کو سکھلانا ہے حضور نے اپنے خطبوں میں جماعت کو اس بات کی طرف متواتر متوجہ کیا ہے ۔ کہ ہم میں سے کوئی فرد ایسا نہیں ہونا چاہیئے ۔ جو کہ قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو ۔ اور پھر قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی کوشش نہ کر رہا ہو ۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"میں دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ قرآن کریم کا پڑھنا اور اس کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے از حد ضروری ہے ۔ اس کے متعلق پہلے بھی میں نے جماعت کو متوجہ کیا تھا اور بہت جگہوں پر قرآن کریم کے سیکھنے سکھانے کا انتظام انفرادی طور پر بھی اور خاندانی اور جماعتی طور پر بھی کیا گیا ہے ۔ اور بہت سی جگہ بڑے خوشکن نتائج بھی نکلے ہیں ۔ لیکن ابھی ہم نے اس اہم مقصد کے حصول کی طرف وہ توجہ نہیں دی جو بحیثیت جماعت ہمیں دینی چاہیئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہمیں چاہیئے کہ انفرادی اور جماعتی طور پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات سے برکات حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں ۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم اپنی کوشش ، اپنی جدوجہد اور مجاہدات کو کمال تک پہنچائیں اور جو منصوبہ قرآن کریم کو سیکھنے سکھانے کا جماعت میں جاری کیا گیا ہے اس سے غفلت نہ برتیں ۔

(الفضل ۷ اگست ۱۹۶۶ء)

وفات

عزیزم الطاف اختر صوفی مکرم صوفی مطیع الرحمان صاحب مرحوم مبلغ امریکہ کے فرزند تھے اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مرحوم رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے یا شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی صاحبزادی ان کو بیاہی ہوئی تھیں ۔ آپ بقضائے الٰہی مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو کراچی میں رحلت فرما گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم ایک درویش منش انسان تھے ۔ اور ایک لمبے عرصہ سے بیمار تھے ۔ اپنی بیماری کے ایام میں صبر و تحمل کا نہایت عمدہ نمونہ پیش کیا ۔ نمازوں کا آخیر وقت تک مرحوم کو خیال رہا ۔ مرحوم نے اپنی یادگار ۹ بچے چھوڑے ہیں ۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کئے جانے کی دعا فرماویں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے بیوی بچوں کا حامی و ناصر ہو ۔ اور خود ان کا کفیل ہو جائے ۔ آمین

خاکسار :-

عبدالمالک خان مربی سلسلہ احمدیہ
کراچی

ہر خادم کے پاس تھیلہ معہ ضروری سامان مکمل ہونا ضروری ہے ★ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء
(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

ہمارے کنٹریکٹر ٹھیکیدار حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ و اعلیٰ درجاتہ فی الجنۃ کا تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے کنٹریکٹر حضرات کے بارہ میں ارشاد مبارک یہ ہے:-

"ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فی صدی مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے) ادا کیا کریں"

ہمارے ٹھیکیدار حضرات اپنے پیارے اور محسن آقا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کے مطابق ممالک بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلانات دار القضاء

(۱)

محترمہ عالم بی بی صاحبہ زوجہ خواجہ محمد الدین صاحب بٹ مرحوم ساکن محلہ دار البرکات ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ میرے خاوند مرحوم خواجہ محمد الدین صاحب بٹ ولد خواجہ حسن محمد صاحب مرحوم کی خواہش تھی کہ وہ موجودہ مکان قطعہ $\frac{2}{22}$ محلہ دار البرکات رقبہ دس مرلہ میرے نام منتقل کردیں۔ اب میرے اور مرحوم کے تمام بچوں نے یہ مکان میرے نام منتقل ہونے کے لئے لکھدیا ہے۔ اسلئے یہ مکان مع زمین میرے نام منتقل کردیا جائے

اس درخواست پر مندرجہ ذیل بچوں کے دستخط ثبت ہیں (۱) مکرم نسیم احمد صاحب آف کراچی (۲) مکرم بشیر احمد صاحب حبیب آف افریقہ (۳) مکرم سعید احمد صاحب آف کراچی (۴) مکرم رشید احمد صاحب آف لاہور پسران (۵) محترمہ امۃ الحفیظ بٹ صاحبہ آف لاہور (۶) محترمہ امۃ الحمید کوثر صاحبہ آف کراچی (۷) محترمہ امۃ الرشید شہناز صاحبہ آف ربوہ (۸) محترمہ امۃ المجید ناہید صاحبہ دختران۔ اس درخواست پر مکرم محمد نور صاحب آف ٹانگانیکا، مکرم عبد المجید صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کراچی اور مکرم زعیم صاحب انصار اللہ باغبانپورہ لاہور کے تصدیقی دستخط درج ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(۲)

مکرم مولوی اسد اللہ صاحب ظفر مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء نے لکھا ہے کہ ہمارے والد صاحب مورخہ $\frac{9}{66}$/۲۲ کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کے ترکہ میں سے مبلغ ۲۶/۷/۲۲ روپے جو مرحوم کا پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس ہے۔ مرحوم کے حصہ جائیداد میں مکرم ناظم صاحب جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کر دیئے جائیں۔ (۱) مکرم نذیر احمد صاحب (۲) مکرم محمد اسماعیل صاحب پسران (۳) محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (۴) محترمہ نذیر بیگم صاحبہ دختران ساکنان محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

اس درخواست پر مکرم خواجہ جلال الدین صاحب نائب صدر محلہ دار الرحمت وسطی کی تصدیق درج ہے

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(۳)

مکرم ظریف احمد خاں صاحب ابن مکرم ایم شمشیر علی صاحب مرحوم ساکن ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ والد مرحوم ایم شمشیر علی صاحب مورخہ $\frac{1}{62}$/۳ کو وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ایک کنال اراضی قطعہ $\frac{29}{1}$ واقعہ محلہ دار النصر ربوہ میرے نام منتقل کی جائے تاکہ میں اسے فروخت کر کے مرحوم کا حصہ جائداد (وارث کو سکونی حصہ جائداد کی مقدار تقریباً پونے پانسو روپے ہے) اس درخواست کے ساتھ مکرم شریف احمد صاحب، لطیف احمد صاحب اور حنیف احمد صاحب پسران ایم شمشیر علی صاحب مرحوم ساکنان احمد پور سیال ضلع جھنگ و محترمہ نذیر بیگم صاحبہ دختر مرحوم ساکن محلہ گڑھا چنیوٹ ضلع جھنگ کی طرف سے مختار نامہ بحق مکرم ظریف احمد خان صاحب موصوف شامل ہے جس میں انہوں نے ظریف احمد خان صاحب کو یہ ادائیگی برائے ادائیگی حصہ وصیت والد محترم فروخت کرنیکا کل اختیار دیا ہے۔ اس مختار نامہ پر مکرم محمد اکرم خان صاحب کارکن نظارت علیا ربوہ اور مکرم محمد لطیف صاحب کارکن دکالت دیوان ربوہ کے بطور گواہ دستخط درج ہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

ما نقص مال عبد من صدقۃ

(حدیث نبوی)

کسی بندہ کا مال صدقہ خیرات سے کم نہیں ہوتا۔

یہ خوشخبری اسی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس کی خوشخبریاں چودہ سو سال سے ہمارے ایمانوں کو تازہ کر رہی اور ہمارے لہو کو گرما رہی ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں مالی قربانی کرنے سے کسی وقت ہم اپنے ہاتھ روک لیں

چندہ تحریک جدید سال رواں $\frac{32}{22}$ کی ادائیگی کے لئے قریباً ایک ماہ سے بھی کم کا وقفہ باقی رہ گیا ہے۔ جن احباب نے اپنی دیگر ضروریات کو مقدم رکھتے ہوئے تحریک جدید کے چندہ کو التواء میں رکھا ہوا ہے وہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا خوشخبری پر غور فرمائیں اور اس پر عمل پیرا ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اگر وہ خلوص نیت سے چندہ کی ادائیگی کو مقدم رکھیں گے تو انشاء اللہ مذکورہ بالا خوشخبری کے ماتحت وہ اس عظیم ذمہ داری سے بھی عہدہ برآ ہو جائیں گے اور ان کی دینوی ضروریات بارگاہ ایزدی سے پوری کر دی جائیں گی۔

؎ بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکلکشا کے سامنے (در ثمین)

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری تصحیح

مورخہ ۸ راکتوبر کے شمارہ میں ایک مضمون زیر عنوان

"جدید وصایا کی تکمیل کے لئے ضروری ہدایات"

شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں مندرجہ ذیل فقرات غلط چھپ گئے ہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں

۱- (شروع مضمون میں) سلسلہ کے لئے جو حوالہ درج ہے وہ $\frac{9}{66}$/۲ کی بجائے $\frac{9}{66}$/۳۰ ہے

۲- کالم ۲ میں (مشترکہ جائیداد) کی وضاحت میں ایک فقرہ یوں چھپا ہے

جائیداد میں مشترک نابالغ شرکاء کے بھی دستخط مع ان کی ولدیت وغیرہ اور تیوں کے درج ہونے چاہئیں ―― اصل فقرہ میں نابالغ شرکاء کی بجائے لفظ بالغ شرکاء ہے

۳- اسی طرح کالم تین میں (مصدقین) کے تحت آخری فقرہ "دوسرے مصدقوں" کی کی بجائے "دوسرے مصدق کو یہ نوٹ دینا چاہیئے"۔ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- میری اہلیہ کی طبیعت کچھ عرصہ سے ٹھیک نہیں رہتی۔ عموماً سارے جسم اور خاص طور پر سر میں بہت درد رہتا ہے جو بعض اوقات بہت ہی پریشانی کا موجب ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت سے کامل صحتیابی کی درخواست دعا ہے۔ (محمد نواز ربوہ)

۲- خاکسار کی اہلیہ لبا رصنی(؟) بی بی بہت بیمار ہے احباب سے صحت کامل کے لئے دعا ہے۔

(کریم الدین جمال خانہ از لائلپور)

۳- خاکسار کی والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ خاکسار خود بھی بیمار ہے۔ احباب جماعت کامل صحتیابی کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد صادق ضیاء لاہور)

۴- $\frac{10}{66}$/۲ کو میرے عزیز بھائی محمد اکرم خان کے دل کا اپریشن ہوا۔ اپریشن کامیاب رہا۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب صحت کامل کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد اسلم خان لاہور چھاؤنی)

۵- خاکسار کی اہلیہ کی حالت تشویشناک ہے اسے ہسپتال میں داخل کرادیا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار شیخ قطب احمد بٹ)

۶- ابو عبد الرحمن صاحب آف جڑانوالہ کا مرتبا بند کا اپریشن میو ہسپتال میں ہونے والا ہے احباب سے اسکی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار محمد عمر انور سرگودھا)

۷- ڈاکٹر فضل کریم صاحب کیپٹن پنشنر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیس دن سے بندش پیشاب سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد احمد قمر سندری سیالکوٹ)

۸- میری دادی اماں پیٹ میں سوزش اور درد کی وجہ سے بیمار ہیں نیز میرے والد صاحب بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (امۃ الحفیظ بنت چوہدری مقصود احمد نیام پور)

۹- خاکسار آجکل بہت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (آغا رشید احمد کراچی)

دنیائے سائنس

قطب جنوبی میں تحقیقی مرکز

چار امریکی سائنسدان اب دنیا کے سرد ترین علاقے قطب جنوبی کے دور افتادہ الگ تھلگ مقام پر رہتے ہیں جہاں درجہ حرارت منفی ۱۳۰- (ایف منفی درجہ حرارت سی) سے بھی نیچے چلا جاتا ہے۔ آخری ہوائی جہاز فروری کے شروع میں اس مقام کو روانہ ہوگیا جو پلاٹو سٹیشن کے نام سے موسوم ہے۔ اور وسط نومبر تک کوئی مزید پرواز عمل میں نہیں آئی۔ ان اشخاص نے اپنا آخری غروب آفتاب ۱۷ اپریل کو دیکھا۔ اگرچہ وہاں لمبے عرصے تک چاند کی روشنی رہے گی۔ تاہم ۲۵ اگست سے پہلے پھر طلوع آفتاب نہیں ہوگا۔ یہ سٹیشن تقریباً ۱۳ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ اگرچہ وہاں کی ہوا سر میں بھاری پن پیدا کرتی اور سانس کو تکلیف دیتی ہے تاہم ان اشخاص نے اس شاذ و نادر پائی جانے والی آب و ہوا سے مطابقت پیدا کر لی ہے اور وہ کافی حد تک آرام سے رہتے ہیں ان کے نزدیک ترین پڑوسی ایک دوسری امریکی تحقیقی چوکی ہیں جو براہ راست ۲۶۰ میل دور ہے روسی سائنسی سٹیشن رلیڈک تھوڑی دور ہے قطب جنوبی کی شدید سردی کے دوران ان چوکیوں کے ساتھ صرف ریڈیو کے ذریعہ ہی رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ یہ قطب جنوبی میں امریکہ کی ساتویں تحقیقی چوکی ہے جہاں اس وقت کام ہو رہا ہے۔ یہ سائنسدان زمین کے مقناطیسی کرّے موسم۔ قطب جنوبی کی روشنی قدرتی طور پر واقع ہونے والی ریڈیو کی نہایت پست لہروں کے بارے میں تحقیق و مطالعہ کر رہے ہیں۔

اندازہ لگانے کا نیا طریقہ

امریکہ میں زیادہ صحت اور تیزی سے موسمی اندازہ لگانے کے لئے ایک اور طریقے کو فروغ دیا گیا ہے جس میں ریاضی کی تعدیلوں کو روئے کار لایا جاتا ہے موسمی پیشگوئیاں کرنے والا نیا ماڈل کچھ تعدیلیں پر مشتمل ہے، جو حرکت، توانائی، حرارتی حرکیاتی توانائی اور عمل تبخیر کے بنیادی طبیعاتی قوانین کی نمائندگی کرتی ہیں یہ شعبہ موسمیات کے سی ڈی سی کمپیوٹر برقی دماغ، سے کام لینے بنایا گیا ہے جسے دنیا بھر سے تازہ زمینی مشاہدات کی مسلسل فراہمی کی جاتی ہے ۷۰ منٹ ہی میں فضا کی سات سطحوں کے آئندہ موسموں کا حساب ۳۶ گھنٹے پہلے ہی ہو جاتا ہے۔ موسمی مشاہدات کے بعد ۲½ گھنٹے کے اندر اندر موسمی اندازہ کو مکمل کر لیا جاتا ہے۔

مستقبل میں جب حرارت اور نمی اور تابکاری کے متعلق عالمی معلومات دستیاب ہوں گی تو نیا آلہ ایک ہفتہ پہلے ہی موزوں موسمی اندازے مرتب کرنے میں استعمال ہو سکتا ہے۔

پانی کی آلودگی جانچنے کی خودکار مشینری

واشنگٹن (ڈی سی) کے نزدیک پوٹومک دریا میں پانی کی آلودگی کی جانچ کرنے کے لئے خودکار مشینری کا جال بچھایا گیا ہے۔ یہ سسٹم تین مانیٹروں یعنی جانچ کرنے والے آلوں پر مشتمل ہے جو مختلف مقامات پر لگائے گئے ہیں اور یہ متواتر طور پر دریا کے درجہ حرارت تیزابیت گدلے پن اور تحلیل شدہ آکسیجن اور کلورائڈ کا پتہ لگاتے رہتے ہیں یہ معلومات ٹیلی ٹائپ کے ذریعہ خودکار طور پر واشنگٹن کے شہر میں واقع موصولی سٹیشن کو پہنچتی ہیں۔ جہاں انہیں کارڈوں پر پنچ کرنے کے بعد برقی دماغ میں داخل کیا جاتا ہے اس طرح متعلقہ افسر اور سائنسدان پانی کی آلودگی پر کنٹرول کرتے ہیں۔ اور آلودگی کو جانچنے والے اس مشینری کی کامیابی کا بھی پتہ چلتا ہے۔ بالآخر مزید مانیٹر مشینیں نصب کی جائیں گی تاکہ حالات مل سکے۔

انجنوں کی خرابی جانچنے کا آلہ

ہوائی جہازوں کے انجنوں کی گھڑ گھڑ وغیرہ کی ٹیپ کے ذریعہ جانچ کرنے کا ذریعہ جانچ کرنے کا طریقہ نیا تو نہیں لیکن اب تک اس کے نمونے دور دراز لیبارٹریوں کو جانچ کے لئے بھیجے جاتے تھے جس میں وقت بھی لگتا تھا اور خرچ بھی زیادہ ہوتا تھا۔ اب امریکہ میں ایک چھوٹا سا ایسا آلہ ایجاد کیا گیا ہے جس سے ہوائی جہازوں کے ہینگر ہی میں تیل کا نمونہ لے کر انجن کے گھسنے کی جانچ کی جا سکتی ہے۔ اس طرح وقت اور روپیہ بھی بچ جاتا ہے۔ اس کا نام بلیک نیول سپیکٹرو میٹر ہے۔ اس کے ذریعے تیل میں ملے ہوئے دھات کے انتہائی چھوٹے چھوٹے ذروں کا پتہ لگایا جا سکتا ہے جو طاقتور خوردبین سے بھی نظر نہیں آ سکتے۔ ان ذروں سے پتہ چلتا ہے کہ انجن کس قدر گھسا ہے۔ یہ آلہ تیل کو حرارت سے بخارات کی صورت میں اڑا دیتا ہے اور باقی صرف دھات کے ذرے رہ جاتے ہیں۔ اور انہیں شعاعوں کا عکس ڈال کر دیکھا جا سکتا ہے۔

یہ آلہ بیرڈ اٹامک کارپوریشن کیمبرج (میساچوسٹس) نے تیار کیا ہے اسے امریکہ کے چیدہ چیدہ ہوائی اڈوں پر لگایا جائے گا جہاں انجنوں کی وقتاً فوقتاً دیکھ بھال اور معائنہ کیا جاتا ہے۔ یہ ایک فاضل آلہ ہے جس سے انجن کی امکانی خرابی کا تعین کیا جا سکتا ہے اور خرابی کا پتہ عموماً زمینی انجینئر انجنوں کے معائنے کے دوران لگا سکتے ہیں۔ ویسے تو ہوا باز مستقبل کے امکانی مسئلہ کا پتہ انجن کی آواز اور رفتار گیجوں کے عمل سے لگا لیتے ہیں تاہم کسی شدید خرابی کا پتہ انجن کو کھولے بغیر نہیں چل سکتا۔

خلائی پیغام رسانی میں لیزر کا استعمال

امریکہ میں آفتابی حرارت سے لیزر کو چلانے کے لئے کام میں لایا جا رہا ہے لیزر ایک ایسا آلہ ہے جس کے ذریعہ انتہائی طاقتور شعاع انتہائی باریک لکیر کی مانند نکلتی ہے اور وہ عام شعاع کی طرح پھیلتی نہیں اس تجربہ سے پتہ چلا ہے کہ ایک لیزر مستقبل میں خلائی پیغام رسانی میں ایک بے مثل وسیلہ ثابت ہو سکتا ہے۔

امریکن آپٹیکل کمپنی ساؤتھ برج (میساچوسٹس) کے ڈاکٹر سی گلبرٹ ینگ اس سسٹم کے موجد ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مزید تحقیق سے ایسا سسٹم تیار ہو سکے گا جس کا وزن صرف چند پونڈ ہوگا اور اسے جدید ترین خلائی جہاز میں کوئی ایک مکعب فٹ جگہ میں نصب کیا جا سکے گا۔

ایک دوربین لیزر کے ساتھ جوڑی جاتی ہے جس کا رخ سورج کی طرف رکھا جاتا ہے اس کے ذریعہ سورج کی شعاعیں بھی ایک نارنگی سے انچ بھر لمبی بلور کی قلم پر پڑتی ہیں اس بلوری قلم کو سائنسدان یاگ (YAG) کہتے ہیں جو (YAATRIUM ALUMINIUM GARNET) کا مخفف ہے۔ اس نئے طریقے سے اب مروجہ بجلی کے لیمپ اور بجلی مہیا کرنے کے متعلقہ سامان مہیا کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ جس سے اب تک لیزر کو چالو کیا جاتا رہا ہے۔ اور اس سے باریک شعاع نکلتی ہے۔ موجودہ لیزروں کی شعاع نظر نہیں آتی لیکن مستقبل کے لیزر ایسے ہوں گے کہ ان کی شعاع دیکھی جا سکے گی۔

درخواست دعا!

عزیزہ بلقیس مسلم بنت چوہدری رحمت علی صاحب مسلم ربوہ (کہ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب آف سرگودہا کی نواسی ہیں) نے اس دفعہ انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں ۶۹۲ نمبر حاصل کرکے سرگودہا ڈویژن کے کل طلباء میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کی یہ کامیابی خود ان کے لئے اور خاندان کے لئے بابرکت فرمائے اور اسے مزید دینی و دنیوی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ (وحید احمد جنجوعہ دارالرحمت غربی ربوہ)

ضروری اعلان

خریداران الفضل کے پتہ کی نئی چٹیں عنقریب شائع کی جا رہی ہیں۔ جن احباب نے اپنے ایڈریس میں کوئی تبدیلی یا درستی کروانی ہو وہ فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

نیز خط لکھتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجیے

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کی وفات پر لوکل انجمن احمدیہ کی قرارداد تعزیت

آپ نے قابلِ فخر اور قابلِ رشک خدمات سرانجام دے کر دنیا میں نہایت کامیاب زندگی گزاری

"ہم اراکین لوکل انجمن احمدیہ ربوہ۔ اہالیان ربوہ کی طرف سے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اچانک وفات پر انتہائی دلی حزن اور ملال کا اظہار کرتے ہیں

حضرت مولانا نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مقرب صحابی حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی کے فرزند جلیل تھے بلکہ آپ کو خود بھی صحابی ہونے کا فخر حاصل تھا۔ آپ جماعت کے نامور مبلغ اور مجاہد تھے آپ جماعت احمدیہ کی سب سے پہلی باقاعدہ مبلغین کلاس کے چار طلباء میں سے ایک تھے۔ آپ نے عنفوان شباب میں ہندوستان کے طول و عرض میں پیغام احمدیت پہنچایا۔ جون ۱۹۲۵ء میں آپ شام تشریف لے گئے جہاں ۱۹۲۸ء تک باوجود ناساعد ملکی حالات کے کامیاب طور پر کام کیا۔ آپ نے وہاں احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی۔ دسمبر ۱۹۲۷ء میں ایک بدبخت نے آپ پر خنجر سے حملہ کر کے آپ کو شدید طور پر زخمی کر دیا۔ اور بعد میں فرانسیسی حکومت نے آپ کو دمشق سے نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر حیفا فلسطین تشریف لے گئے جہاں آپ نے ایک اور نئے مشن کی بنیاد ڈالی۔ اور اپریل ۱۹۳۱ء میں پہلی احمدیہ مسجد کبابیر کی بنیاد رکھی۔

فروری ۱۹۳۶ء میں آپ کو انگلستان بھجوایا گیا۔ جہاں آپ درد صاحب رضی اللہ عنہ کی واپسی پر ۹ر نومبر ۱۹۳۸ء امام مسجد فضل لندن مقرر ہوئے۔ جنگ عظیم ثانی کے دوران لندن میں شدید بمباری اور ناساعد حالات میں جب کہ مشن کے قریب بھی بم گرتے تھے۔ آپ پیغام حق پہنچاتے رہے۔ آپ نے دنیا کی نامور ہستیوں تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ چنانچہ لشپ آف گلاسٹر۔ شاہ جارج ششم اور کنگ پیٹر آف یوگوسلاویہ کو تبلیغ کی قیام لنڈن کے دوران آپ کی نگرانی میں دنیا کی سات بڑی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہوئے آپ جب لندن تشریف لے گئے تو اپنے پیچھے نوبیاہتا دلہن کو چھوڑ گئے اور دس سال سے زائد عرصہ مامور رہ کر قربانی کا ایک بلند معیار قائم کیا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کی اس قربانی کو سراہا۔

آپ میں اللہ تعالیٰ نے مناظرہ کا عظیم ملکہ ودیعت فرمایا تھا ہندوستان میں قیام کے دوران آپ نے متعدد مناظرے غیر احمدیوں عیسائیوں اور آریوں سے کئے۔ قیام دمشق کے دوران آپ نے پادری الفریڈ نیلسن سے جو وہاں کے تمام مشنوں کے انچارج تھے "کیا مسیح ناصری صلیب پر فوت ہوئے تھے" کے موضوع پر کامیاب مناظرہ کیا جس کے نتیجہ میں محترم مکرم منیر الحصنی صاحب احمدیت میں داخل ہو گئے۔ قیام لندن کے دوران آپ مسٹر گرین سے ہائیڈ پارک میں ایک سال تک مناظرہ کرتے رہے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے فوت اسمعنہ لال سے بھی نمایاں حصہ عطا فرمایا تھا۔ آپ جماعت کے منجھے اور جید عالم تھے۔ آپ نے تقاریر اور تحریرات کے ذریعہ جماعت کی تبلیغی اور تربیتی بیش بہا خدمات انجام دیں۔ پنجاب میں ۱۹۵۳ء کے فسادات کی تحقیقاتی عدالت کے سامنے پیش کرنے کے لئے دن رات کی محنت شاقہ کے بعد جماعت کا موقف واضح کرنے اور کیس تیار کرنے میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علالت کے دوران آپ نے خطبات جمعہ و عیدین پڑھنے اور جماعت کی تربیت کا جو کام کیا وہ آپ کا عظیم کارنامہ تھا۔ اس کے علاوہ آپ نے تین درجن کے قریب کتب بھی تصنیف کیں۔ جو آپ کے بعد آپ کی یادگار ہیں۔ آپ کی انہی خدمات کی بنا پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو "خالد" کا خطاب بھی عطا فرمایا۔ وذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء۔

سلسلہ کا لٹریچر عام کرنے کے لئے جب الشرکۃ الاسلامیہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ تو آپ اس کے پہلے منیجنگ ڈائریکٹر مقرر ہوئے اور تاحین حیات نہایت محنت، اور جانفشانی کے ساتھ یہ کام کرتے رہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب و ملفوظات کو سیٹ کی صورت میں شائع کرنا اور پھر ان کے مضامین کے لحاظ سے مفصل انڈکس تیار کرنا آپ کا عظیم کارنامہ ہے۔

آپ کو جماعت کے بعض انتظامی کام کرنے کا بھی موقع ملا۔ تعمیر ربوہ کے ابتدائی ایام میں قائم مقام ناظر اعلیٰ کی خدمت بجا لاتے رہے۔ ایک لمبے عرصے تک آپ مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کے صدر رہے ۱۹۶۲ء میں آپ کو ناظر اصلاح و ارشاد مقرر کیا گیا۔ اس عہدہ پر آپ وفات تک سرفراز رہے۔ ہجرت کے وقت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی قادیان سے واپسی کے بعد قادیان کی جماعت کے امیر مقرر ہوئے جماعت احمدیہ ربوہ کے بھی ایک لمبے عرصے تک جنرل پریذیڈنٹ رہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی موجودگی میں اکثر آپ کو مرکز میں امیر مقامی مقرر فرماتے رہے ان کاموں کے علاوہ آپ بورڈ آف قضا اور افتاء کمیٹی کے ممبر تھے۔ وقف جدید انجمن احمدیہ اور ادارۃ المصنفین کے ممبر ہونے کا بھی آپ کو شرف حاصل تھا۔

غرض آپ نے نہایت قابل فخر اور قابل رشک کام کی زندگی گزاری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مولانا صاحب کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نواز کر آپ کی روح پر انوار و برکات کی بارشیں نازل فرماتا چلا جائے۔ اور آپ کی وفات سے جو زبردست خلا پیدا ہو گیا ہے اسے اپنے فضل سے پُر کرے۔ نیز آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ آپ کی اولاد آپ کے خسر محترم خواجہ عبید اللہ صاحب اور دوسرے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جو خوردان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کر کے آپ کے صحیح جانشین بنائے۔ آمین

(اراکین لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ضروری تصحیح !

۱۶ر اکتوبر کے الفضل میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کی تدفین کے متعلق جو تفصیلی خبر شائع ہوئی ہے اس میں سہو کتابت سے آپ کا سنہ ولادت ۱۹۰۷ء شائع ہو گیا ہے آپ مئی ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے تھے۔ نیز آپ کی میت کو ۱۳ اور ۱۴ر اکتوبر کی درمیانی شب کو گیارہ بجے غسل دیا گیا تھا۔ ۱۴ر اکتوبر کو گیارہ بجے دن کو نہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ پچھلے دنوں پاؤں پھسلنے کی وجہ سے گر گئی تھیں جس سے ان کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ آپ آج کل فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ محترمہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ضیاء الدین حمید فزیو تھیراپسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

میرے نسبتی بھائی عبدالوہاب صاحب ایم اے کا ۱۹ر اکتوبر کو آخری انٹرویو ہو رہا ہے احباب سے خصوصی دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب فرمائے۔ آمین۔

(محمد نواز مومن۔ ربوہ)

عزم مغربی افریقہ

خاکسار کے چھوٹے بھائی محمد ارشد صاحب ایم ایس سی پروفیسر ٹی آئی کالج آج ۱۸ر اکتوبر ساڑھے ۴ بجے سہ پہر بذریعہ ریل کار مغربی افریقہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔

احباب سے ان کے بخیریت پہنچنے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسلم اباز ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴